غلافِ کعبہ......اور......سعودی حکومت

تحریر: مولانا ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

بیت اللہ شریف، مسلمانوں کے نزدیک انتہائی قابل تکریم عبادت گاہ ہے۔ اس کی عظمت و تکریم کے پیش نظر نیز اسے خارجی اثرات، ہوا، مٹی، پانی اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رکھنے اور ظاہری زیب و زینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر جب سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے جذبات کا اظہار بایں الفاظ کیا: ''آج تو گردنیں مارنے کا دن ہے، آج کعبہ میں کفار کا قتل جائز ہوگا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع ملنے پر فرمایا: ''سعد نے غلط کہا ہے، آج کے دن اللہ تعالیٰ کعبہ کو بزرگی دے گا اور اس دن اسے غلاف پہنایا جائے گا۔'' [صحیح بخاری]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''دور جاہلیت میں لوگ عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس روز کعبہ شریف کو غلاف پہنایا جاتا تھا۔'' [صحیح بخاری] غلاف کعبہ کی اہمیت کے پیش نظر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک مستقل عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''کعبہ شریف پر غلاف چڑھانے کا بیان۔'' [صحیح بخاری]

ان احادیث اور امام بخاریؒ کے ذکر کردہ عنوان سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو بلا وجہ شور و غل کرتے ہیں کہ بیت اللہ پر غلاف چڑھانا دولت کا ضیاع ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیت اللہ پر غلاف چڑھانا باعث سعادت اور کار ثواب ہے۔ نیز یہ ایک قدیمی روایت ہے لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے غلاف چڑھانے کی سعادت کسے نصیب ہوئی؟ تاریخی روایات میں تین نام سرفہرست آتے ہیں:

☆ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ☆ عدنان بن اُد ☆ اسعد حمیری جسے تبع کہا جاتا ہے

حافظ ابن حجرؒ اس سلسلہ میں اپنا حاصل مطالعہ لکھتے ہیں کہ ''ابن جریج کی روایت کے مطابق سب سے پہلے یمن کے بادشاہ تبع اسعد حمیری نے غلاف کعبہ چڑھایا جبکہ زبیر بن بکار کا کہنا ہے کہ عدنان بن اُد نے غلاف کعبہ چڑھانے کی طرح ڈالی لیکن کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا تھا۔'' [فتح الباری: ج ۳، ص ۵۷۹] پھر انہوں نے ان مختلف اقوال میں تطبیق کی یہ صورت بیان کی

ہے: ''اگر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ پر غلاف چڑھایا تو ممکن ہے کہ بعد میں یہ طریقہ متروک ہو گیا ہو پھر عدنان بن اُد نے اسے جاری کر دیا، بعد میں صدیوں تک یہ عمل بند رہا بالآخر شاہ یمنی یعنی اسعد حمیری نے اسے پھر جاری کر دیا جو آج تک جاری ہے۔'' [فتح الباری: ج ۳، ص ۵۸۰] حافظ ابن حجرؒ نے فاکہی کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے شاہ یمن اسعد حمیری کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے بیت اللہ کو غلاف پہنایا تھا۔'' [فتح الباری: ج ۳، ص ۵۷۹]

تاریخ میں اس کی تفصیل ملتی ہے کہ ظہور اسلام سے کوئی سات سو سال قبل شاہ یمن تبع یعنی اسعد حمیری مکہ مکرمہ میں آیا، بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد اس نے چھ دن مکہ کے بالائی حصہ میں ایک پہاڑ پر قیام کیا، اس قیام کے دوران اہل مکہ اور دوسرے غرباء کی پُر تکلف دعوتیں کیں، انہیں شہد کا شربت پلایا جاتا جبکہ وہاں سادہ پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اس دوران اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بیت اللہ پر غلاف چڑھا رہا ہے، چنانچہ اس نے خواب کے مطابق موٹے کپڑے (انصف) کا غلاف چڑھایا، اس نے دوبارہ خواب دیکھا کہ وہ اس سے عمدہ کپڑے کا غلاف چڑھا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے قیمتی کپڑے معافیر کا غلاف چڑھایا، تیسری مرتبہ اس خواب میں کہا گیا کہ تم اس سے بھی قیمتی اور اچھا غلاف چڑھاؤ۔ اس کے بعد اس نے یمن میں تیار ہونے والے ایک دھاری دار قیمتی کپڑے (الوصائل) کا غلاف چڑھایا، اس سے پہلے بیت اللہ پر جہاں مختلف قسم کے غلاف چڑھائے جاتے تھے وہاں بعض اوقات دوسری مختلف چیزیں بھی بطور غلاف لٹکا دی جاتی تھیں، قربانی کے جانوروں پر ڈالے جانے والے کمبل، قیمتی چادریں، یمنی جھالریں، ریشمی اور اونی چادریں بطور ہدیہ مکہ بھیجی جاتی تھی جنہیں بیت اللہ پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ چنانچہ سیدنا عمرو بن حکیم اسلمی رضی اللہ عنہ کی والدہ نے ایک مرتبہ نذر مانی تھی کہ وہ کعبہ کے قریب اونٹ کی قربانی کرے گی۔ اس نے اونٹ کو بھیڑ اور اونٹ کے بالوں سے تیار شدہ دو چادریں ڈال کر سجایا پھر کعبہ کے قریب لے جا کر اسے ذبح کیا بعد ازاں دونوں چادریں کعبہ پر لٹکا دیں، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے کا ہے۔ [اخبار مکہ: ص ۱۷۴]

بہر حال بیت اللہ پر غلاف کے علاوہ قیمتی چادریں اور مضبوط کپڑے بھی ڈالے جاتے تھے، اگر کوئی غلاف یا چادر پھٹ جاتی تو اسے پیوند لگا دیا جاتا، اسے کعبہ سے الگ نہیں کرتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا

ہے کہ زمانہ جاہلیت میں خالد بن جعفر بن کلاب نے سب سے پہلے ریشم کا غلاف چڑھایا تھا۔ [فتح الباری: ج۳، ص۵۸۰]

کتب تاریخ میں ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بچپن میں گم ہو گئے تو ان کی والدہ فتیلہ بنت خباب نے نذر مانی کہ اگر میرا بیٹا زندہ وسلامت مل گیا تو میں کعبہ شریف پر ریشم کا غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ زندہ مل جانے پر انہوں نے اپنی نذر پوری کی اور بیت اللہ پر ریشم کا غلاف چڑھایا، حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے بیت اللہ پر ریشم کا غلاف چڑھانے کے متعلق چھ اقوال پائے جاتے ہیں:

ا۔خالد بن جعفر بن کلاب 2۔نتیلہ بنت خباب 3۔سیدنا معاویہؓ 4۔یزید بن معاویہ

5۔سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ 6۔حجاج بن یوسف

ان اقوال میں اس طرح تطبیق دی جا سکتی ہے کہ خالد نتیلہ نے غلاف کعبہ کا کچھ حصہ ریشم کا ڈالا تھا، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ممکن ہے کہ اپنے دور حکومت کے آخری ایام میں ریشم کا غلاف چڑھایا ہو اور وہی یزید بن معاویہ کی طرف منسوب ہو گیا۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ کی تعمیر نو کے بعد ریشم کا غلاف چڑھایا تھا، اس اعتبار سے وہ سب سے پہلے ریشم کا غلاف چڑھانے والے قرار پائے لیکن ان کے غلاف کو دوام نصیب نہ ہوا عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج بن یوسف نے وہ غلاف اتار کر اپنی طرف سے بیت اللہ پر ریشم کا غلاف چڑھایا پھر اس پر دوام کیا۔ [فتح الباری: ج۳، ص۵۸۰]

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایا جیسا کہ ہم نے صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۲۸۰ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ آپ نے ماہ رمضان میں یمن کا بنا ہوا سیاہ رنگ کا غلاف چڑھایا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی اس خدمت کو انجام دیتے تھے۔ بلکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سال میں دو مرتبہ غلاف چڑھانے کی طرح ڈالی۔ [فتح الباری: ج۳، ص۵۸۰]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہر سال نیا غلاف چڑھاتے اور پرانا اتار کر حجاج کرام میں تقسیم کر دیتے تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ برد یمانی کا بہترین خوبصورت غلاف سال میں دو مرتبہ چڑھاتے تھے۔ ایک دفعہ دس محرم کو اور دوسری مرتبہ ۲۹ رمضان کو عید الفطر کی آرائش کے پیش نظر قباطی غلاف تیار کرواتے تھے۔ اس کے

علاوہ آپ نے بیت اللہ کو معطر رکھنے کیلئے نفیس خوشبو اور عمدہ عطریات کیلئے باقاعدہ کوٹہ مقرر کر رکھا تھا۔ ایام حج میں ہر نماز کے بعد بیت اللہ بہترین دھونی سے معطر کیا جاتا تھا۔ الغرض بنوامیہ کا خاندان ۹۱ سال تک برسر اقتدار رہا اور خلفائے بنوامیہ اس کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

ان کے بعد خلفائے بنوعباس بھی اس کارِ خیر کو بجالاتے رہے، اپنے زمانہ عروج میں غلاف تیار کرنے کی خدمت انہی کے سپرد تھی، جب گردش ایام سے ان کے اقتدار کو زوال آیا تو کبھی سلاطین یمن اور کبھی سلاطین مصر کی طرف سے غلاف آنے لگا۔ رفتہ رفتہ یہ خدمت مستقل طور پر سلاطین مصر کے سپرد ہوگئی۔ جب مصر حکومت عثمانیہ کے زیر نگین ہوا تو کعبہ کا اندرونی غلاف استنبول سے اور باہر کا مصر سے آتا رہا۔ یہ غلاف سیاہ ریشم کے آٹھ پردوں پر مشتمل ہوتا تھا۔

سعودی حکومت اور غلاف کعبہ:

۱۳۴۳ھ میں جب آلِ سعود کے شاہ اوّل عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن الفیصل کو مکہ مکرمہ پر اقتدار حاصل ہوا، اس سال مصر سے غلاف کعبہ نہ آیا تو انہوں نے عراق کا تیار کردہ ''القیلان'' موٹی زین کا غلاف کعبہ شریف پر چڑھادیا۔ آخر کار ۱۳۴۴ھ کو حجاز مقدس جب ان کے زیر نگین آیا تو اس سال مصر سے غلاف کعبہ آیا اور اسے بیت اللہ پر چڑھادیا گیا۔ پھر اچانک ۱۳۴۵ھ میں حکومت مصر نے غلاف کعبہ بھیجنا بند کر دیا اور سعودی حکومت کو ماہ ذی الحجہ کی ابتداء میں اس بندش کا علم ہوا جبکہ دس ذوالحجہ کو نیا غلاف، بیت اللہ پر چڑھانا تھا۔ وقت کی تنگی کے باوجود شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود نے ہنگامی بنیادوں پر غلاف بنوانے کا کام شروع کرادیا۔

وزیر مالیات عبداللہ سلیمان الحمدان کی سربراہی میں یہ کام شروع ہوا، سیاہ اون کا غلاف کعبہ تیار کیا گیا جس پر نفیس اور عمدہ پتیاں، چاندی اور سونے کی تاروں سے مرصع تھیں، جنہیں قرآنی آیات سے مزین کیا گیا۔ غلاف کعبہ کے علاوہ بیت اللہ کے دروازے پر لٹکانے کیلئے ستارِ کعبہ بھی تیار کیا گیا۔ یہ تمام کام اس قدر برق رفتاری سے شروع ہوا کہ صرف چند دنوں میں اتنا عظیم الشان کام مکمل کر کے دس ذوالحجہ کو حسب معمول غلاف کعبہ شریف پر چڑھادیا گیا۔ اس کے بعد شاہ مذکور نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آئندہ غلاف کعبہ، ستار کعبہ اور حزام کعبہ سعودی حکومت کی نگرانی میں تیار کیے جائیں تاکہ مصر یا کسی بھی دوسری حکومت کے مرہون منت نہ

ہوں۔ واضح رہے کہ خلافت عثمانیہ کے دور سے غلاف کعبہ تین بڑے اجزاء پر مشتمل چلا آرہا ہے۔

1۔ اصل غلاف کعبہ جسے ۶۲ ٹکڑوں سے جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔

2۔ حزام کعبہ...... وہ پٹی جو جوڑ چھپانے کیلئے لگائی جاتی ہے۔

3۔ ستار کعبہ...... کعبہ کے دروازے پر لٹکانے کا پردہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ کو وزیر مالیات شیخ عبداللہ بن سلیمان حمدان کی زیرنگرانی محلہ اجیاد میں غلاف کی تیاری کیلئے کارخانہ کی تعمیر شروع کی جس کا رقبہ ۱۵۰۰ مربع میٹر تھا۔ کاریگروں نے اس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کیا کہ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ایک مضبوط اور خوبصورت کارخانہ تیار ہو گیا، مکہ مکرمہ کی پوری تاریخ میں یہ پہلا کارخانہ تھا جو غلاف کعبہ کی تیاری کیلئے مکہ مکرمہ میں بنایا گیا۔ کارخانہ تیار ہونے کے بعد ملک عبدالعزیز آل سعود نے غلاف کعبہ، حزام کعبہ اور ستار کعبہ تیار کرنے کیلئے متعلقہ اوزار اور بننے کا سامان نیز کاریگر وغیرہ ہندوستان سے منگوانے کا فیصلہ کیا۔ یہ کام ہندوستان کے ایک نامور سلفی عالم دین مولانا محمد اسماعیل غزنوی کے سپرد کیا جو ہندوستان سے چالیس کاریگر، ۱۲ عدد کپڑا بننے کی کھڈیاں، اوزار، ریشم اور دیگر ضروریات کی چیزیں لے کر آغاز رجب ۱۳۴۶ھ میں مکہ مکرمہ پہنچ گئے، انہوں نے دن رات محنت کر کے بالکل مصری غلاف کعبہ کے مطابق، غلاف، حزام اور ستار تیار کر دیا جو بے حد مضبوط اور خوبصورت تھا۔ یہ کام انہوں نے دو ماہ یعنی اواخر ذی قعدہ ۱۳۴۶ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ اس پر کلمہ طیبہ، قرآنی آیات کے علاوہ یہ عبارت کندہ تھی: [**هذه الكسوة صنعت فى مكة المباركة المعظمة بأمر خادم الحرمين الشريفين جلالة الملك الامام عبدالعزيز بن عبدالرحمن الفيصل آل سعود ملك المملكة العربية السعودية أيده الله تعالى بنصره سنة ١٣٤٦ هجرية على صاحبها افضل التحية و أتم التسليم**][تاريخ الكعبه: ٢٦٨]

شاہ خالد بن عبدالعزیز ان کے بعد سعودی حکمران شاہ سعود بن عبدالعزیز، شاہ فیصل بن عبدالعزیز، شاہ فہد بن عبدالعزیز، شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز اور حالیہ حاکم شاہ سلمان بن عبدالعزیز اس سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ حکومت سعودیہ نے ایک مستقل محکمہ غلاف کعبہ بنانے کیلئے قائم کیا ہے جو سارا سال اس کی تیاری میں لگا رہتا ہے، اس پر لاکھوں ریال اخراجات کے طور پر اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو تا دیر قائم رکھے تا کہ بیت اللہ کی حرمت وعظمت کو برقرار رکھنے میں ممد ومعاون ثابت ہو۔ [آمین]

یاد رہے کہ بیت اللہ کو غلاف پہنانے کا اہتمام محرم کی دسویں تاریخ یعنی عاشوراء کے دن کیا جاتا تھا جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث میں بیان ہوا ہے، امام ابوجعفر باقر تک یہ روایت قائم رہی جب کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی صراحت کی ہے۔[فتح الباری: ج ۳،ص ۴۵۷] اس کے بعد ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو غلاف پہنانے کا آغاز ہوا جو آج تک قائم ہے۔

۱۹۶۲ء میں غلاف کعبہ تیار کرنے کی سعادت پاکستان کے حصے میں آئی، جب غلاف تیار ہو گیا تو نمائش کی غرض سے اسے کراچی سے پشاور تک بذریعہ ٹرین لے جانے کا پروگرام طے ہوا، گاڑی ہر چھوٹے بڑے اسٹیشن پر ٹھہرتی اور زیارت کرنے والوں کا ہجوم غلاف پر ٹوٹ پڑتا۔ جاہل لوگ گاڑی کے ڈبوں کو چومتے چاٹتے شاید خلاف شریعت محبت بھری ان عادات کی وجہ سے دوبارہ یہ سعادت پاکستان کے حصے میں نہیں آئی۔ عرصہ ہوا اخبارات میں غلاف کعبہ کے متعلق ایک جامع رپورٹ شائع ہوئی تھی، افادہ عام کے پیش نظر اسے پیش کیا جا رہا ہے: ''حج کے مبارک موقع پر خانہ کعبہ کا غلاف تبدیل کیا گیا۔ حرمین شریفین کے امور کے سربراہ شیخ صالح بن عبدالرحمٰن نے خانہ کعبہ کا نیا غلاف کعبہ کے سینئر متولی عبدالعزیز الشیبی کے حوالے کیا، غلاف کعبہ پر سونے اور چاندی کے دھاگوں سے قرآن پاک کی آیات تحریر ہوتی ہیں، اس کی تیاری میں تقریباً ۶۷۰ کلوگرام خالص سفید ریشم استعمال ہوتا ہے جس پر بعد میں سیاہ رنگ چڑھایا جاتا ہے، غلاف کعبہ پر ۱۵ کلوگرام سونے کے تاروں سے کشیدہ کاری کی جاتی ہے اور اس کی تیاری میں لاکھوں ریال لاگت آتی ہے۔ ۴۷ حصوں پر مشتمل غلاف کعبہ کا سائز ۶۵۸ مربع میٹر ہوتا ہے۔ خانہ کعبہ پر سب سے پہلے یمن کے بادشاہ اسعد حمیری نے ظہور اسلام سے ۷۰۰ سال قبل غلاف چڑھایا۔ قریش مکہ ہر سال ۱۰ محرم کو کعبے کا غلاف بدلتے اور اس دن احتراماً روزہ بھی رکھتے۔ زمانہ جاہلیت میں خالد بن جعفر بن کلاب نے کعبہ پر پہلی دفعہ دیباج کا غلاف چڑھایا۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی دادی نے بھی سفید رنگ کا غلاف خانہ کعبہ کیلئے نذر کیا۔ اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یمن کا سیاہ غلاف چڑھانے کا حکم دیا۔ عباسی خلفاء نے ۵ سو سالہ دور اقتدار میں ہر سال بغداد سے غلاف بنوا کر بھیجے۔ خلیفہ مامون الرشید نے سفید رنگ کا غلاف چڑھایا تھا، خلیفہ الناصر عباس نے پہلے سبز رنگ کا غلاف بنوایا لیکن پھر اس نے سیاہ ریشم سے تیار کروایا۔ اس کے بعد آج تک غلاف کعبہ کا رنگ سیاہ ہی چلا آ رہا ہے۔

۱۹ ویں صدی عیسوی کے اوائل میں غلاف کعبہ مصر سے تیار ہو کر آیا کرتا تھا۔ ۱۹۲۷ء میں شاہ عبدالعزیز آل سعود نے غلاف کعبہ کی تیاری کیلئے کارخانہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ ۱۹۶۲ء میں غلاف کعبہ کی تیاری کی سعادت پاکستان کے حصے میں آئی، غلاف کعبہ پر سونے اور چاندی کے تاروں سے قرآنی آیات تحریر ہوتی ہیں۔ غلاف کو خانہ کعبہ کے گرد لپیٹ کر تانبے کے ساتھ زمین میں نصب کر دیا جاتا ہے۔ زمین سے ۳ میٹر کی بلندی پر نصب کعبہ کے دروازے کی لمبائی ۶ میٹر اور چوڑائی ۳ میٹر ہے۔ غلاف کعبہ دیواروں کے علاوہ دروازے پر بھی آویزاں کیا جاتا ہے، اتارے جانے والے غلاف کے ٹکڑے بیرون ممالک سے آئے ہوئے سربراہان مملکت اور دیگر معززین کو بطور ہدیہ دیئے جاتے ہیں۔ یہ غلاف ہر سال ۹ ذوالحج کو تبدیل کیا جاتا ہے جبکہ کعبہ کو ہر سال دو مرتبہ شعبان اور ذی الحجہ کے مہینوں میں غسل دیا جاتا ہے۔''

اس مضمون کی تکمیل پر اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ بیت اللہ پر غلاف چڑھانا، کوئی رسم نہیں بلکہ شریعت کے نزدیک ایک انتہائی محبوب عمل ہے جو انسان کیلئے دنیا و آخرت میں سعادت اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ لیکن اس مبارک عمل کو بنیاد بنا کر کچھ لوگ قبروں، مزاروں پر چادر پوشی کا مسئلہ کشید کرتے ہیں جبکہ غلاف کعبہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول و عمل سے اس کے مستحب اور پسندیدہ ہونے کی تصدیق کی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر در و دیوار پر کپڑے آویزاں کرنے کے متعلق ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھروں اور مٹی کی عمارت پر کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔'' [مسلم، اللباس: ۵۵۲۰] ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق میں یہ حکم نہیں دیا کہ اینٹوں اور پتھروں کو کپڑے پہناتے پھریں۔'' [ابوداؤد، اللباس: ۴۱۵۳]

ان احادیث کے پیش نظر قبروں اور مزاروں پر چادر پوشی کا عمل انتہائی محل نظر ہے، اسے غلاف کعبہ پر قیاس کرنا تو کسی طرح بھی درست نہیں۔ واللہ اعلم!

24 ویں سالانہ فقید المثال آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام 24 ویں سالانہ فقید المثال آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس 16، 17 نومبر 2017ء بروز جمعرات، جمعہ لاہور میں نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہو رہی ہے جس میں اندرون و بیرون ملک سے ممتاز شخصیات تشریف لا رہی ہیں۔ ان شاء اللہ